قرآنِ کریم میں سیدہ مریم کے والد حضرتِ عمران کی آل واولاد کے فضائل ومناقب کا بیان

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، قَصَّ عَلَيْنَا فِي الْقُرْآنِ نَبَأَ آلِ عِمْرَانَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ،

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے سورۂ آلِ عمران میں ہمارے لئے بطوراسوہ اور نمونہ ایک مومن اور نیک خاندان کا قصہ بیان کیا ہے اور ایک کامیاب اور نیک نام فیملی کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ)[1]. بے شک اللہ تعالی نے آدم، نوح اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کو منتخب کرکے ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت بخشی تھی، پس اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے آل عمران کو اپنے دین کی خدمت کیلئے قبول فرمایا تھا اور قرآن حکیم میں ان کا قصہ بیان کرکے ان کے تذکرے

(١) آل عمران : ٣٣.

کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کردیا تاکہ ہم ان کے ایمان ویقین کی اقتدا کریں اور ان کے اخلاق واعمال کی پیروی کریں

آلِ عمران سے عقیدت و محبت رکھنے والو! جہاں تک اس کا سوال ہے کہ اس مبارک خاندان کے معروف اور برگُزیدہ افراد کون کون سے ہیں؟ تو جاننا چاہیے کہ یہ مثالی خاندان، اپنے سرپرست حضرت عمران ، ان کی زوجۂ محترمہ ،ان دونوں کی صاحبزادی سیدہ مریم ،سیدہ مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ ،اللہ کے نبی حضرت زَکَرِیَّا،ان کی زوجۂ محترمہ ، اور ان دونوں کے صاحبزادے حضرت یَحییٰ علیہم الصلوۃ والسلام پر مشتمل ہے، حضرت عمران اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم ،بڑے عابد وزاہد اور اپنے خالق سے لَو لگانے والے تھے جبکہ ان کی بیوی انتہائی متقی بہت ہی خوبصورت اور اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے والی ایک وفا شعار خاتون تھیں جنھوں نے اپنے رب سے صالح اولاد اور پاکباز ذُرِّیَّت عطا کرنے کی دعا کی تھی پس اللہ جل جلالہ نے ان کی پُکار سن لی اور ان کی دعا قبول فرمالی(۱) چنانچہ ان کو استقرارِ حمل ہوگیا اس کے بعد ان کی شوہر حضرت عمران کی وفات ہوگئی پس انہوں نے شوہر کی وفات پر صبر کیا اور اولاد کی نعمت پر خدائے عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس کے احسان پر حمد وثنا کرتے ہوئے اس بات کا عزم کیا کہ ان کے پیٹ

---

(۱) تفسیر ابن کثیر : ۲/۳۳.

سے پیدا ہونے والا بچہ بیتُ اللہ کی خدمت کرنے والا ہوگا اور ہر کام سے بالکل فارغ ہو کر اس کی اطاعت وعبادت کیلئے مخصوص رہے گا چنانچہ انہوں نے اس طرح نذر مانی: (رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا)[1]. اے میرے رب میں نے نذر مانی ہے کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اسے ہر کام سے آزاد کر کے تیرے لیے وقف رکھوں گی، یعنی وہ تیری عبادت اور تیرے گھر کی خدمت کیلئے خاص رہے گا تاکہ وہ اپنے ایمان ویقین میں پختہ اور اپنے علم اور عبادت میں مخلص ہو[2] اور انہوں نے اپنی نذر کو قبول کر کے اپنے اوپر احسان فرمانے کی دعا کی اور اپنے نذرانے کو پسند فرمالینے کی اس طرح التجا کی: (فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)[3]. پس میری اس نذر کو قبول فرمالے بے شک تو خوب سننے والا ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، یعنی تو میری دعا کو خوب سننے والا اور میری نیت کو خوب جاننے والا ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر پوشیدہ نہیں[4]

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! اللہ رب العزت کو حضرت عمران کی بیوی کی صدق دلی اور ان کے عظیم اخلاص کا بخوبی علم تھا پس اللہ تعالی نے ان کو ان کی طلب سے افضل نعمت عطا کی اور ان کیلئے ان کی رغبت سے بڑھ کر عطیہ منتخب فرمایا چنانچہ ان کو سیدہ

---

(۱) آل عمران : ۳۵.
(۲) تفسير الطبري : ۶/۳۳۲.
(۳) آل عمران : ۳۵.
(٤) تفسير الطبري : ۶/۳۳۰.

مریم جیسی صالحہ بیٹی عطا کی جو اپنے زمانے کی سب سے افضل خاتون تھیں باری تعالی کا ارشاد ہے: (فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ)(١). پھر جب ان سے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ (حسرت سے) کہنے لگیں اے میرے رب یہ تو مجھ سے لڑکی پیدا ہوگئی ہے حالانکہ اللہ کو خوب علم تھا کہ ان کے یہاں کیا پیدا ہوا ہے؟ بہر حال وہ اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش ہوگئیں اور شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی اور اپنے بچوں کی عمدہ دیکھ بھال میں اپنے شوہر کی بہترین نیابت کی پس اپنی بیٹی کیلئے بہت ہی عمدہ نام منتخب کیا باری تعالی نے ان کا قول اس طرح نقل فرمایا ہے: (وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ). اور میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے، مریم کا مطلب ہے: اپنے رب کی عبادت کرنے والی اور خیر و نیکی کو انجام دینے والی(٢) اسی طرح ان کی والدہ نے بہت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ جَلَّ جَلَالُهُ سے دعا کی کہ وہ ان کی بیٹی کو اور اس کی اولاد کو شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے: (وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ * فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا)(٣). اور میں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے، تیری پناہ میں دیتی ہوں چنانچہ ان کے رب نے ان کو بطریق احسن قبول فرمالیا اور ان کو بہترین طریقے سے

---

(١) آل عمران : ٣٦.
(٢) تفسير القرطبي : ٤/٦٨.
(٣) آل عمران : ٣٦ - ٣٧.

پروان چڑھایا، یعنی اخلاق کی پاکیزگی اور قلب کی طہارت کے سلسلے میں سیدہ مریم کی اعلی اور افضل نشوو نما کی[1] پھر اللہ رب العزت نے ان کیلئے مناسب اور پاکیزہ ماحول فراہم کیا تاکہ اللہ کے گھر میں اور اللہ کے نبی حضرت زَکَرِیَّا عَلَيْهِ السَّلَام کی کَفالت میں ان کی پرورش ہو جو اُن کے خالو تھے انہوں نے سیدہ مریم کی بہت کامیاب تربیت کی اور ان کی رعایت ونگرانی کا پورا خیال رکھا باری تعالی کا فرمان ہے: (وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا)[2]. اور زَکَرِیَّا نے ان کی سرپرستی کی پس سیدہ مریم عَلَيْهَا السَّلَام نے حضرت زَکَرِیَّا عَلَيْهِ السَّلَام سے علومِ نافعہ، اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ کے سلسلے میں خوب استفادہ کیا درحقیقت سیدہ مریم اللہ کی ایک نشانی، عابدہ وزاہدہ، صِدِّیقَہ اور اللہ کی فرمانبردار تھیں اللہ رب العزت نے ان کی شان میں فرمایا: (وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ)[3]. اور وہ وقت یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بے شک اللہ نے آپ کو برگُزیدہ بنالیا ہے اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی عورتوں کے مقابلے میں افضل بنادیا ہے

حضراتِ سامعین و معزز خواتین! حضرت زَکَرِیَّا عَلَيْهِ السَّلَام نے جب سیدہ مریم کے ایمان ویقین کی پختگی اور ان کے پاکیزہ نشوونما کا مشاہدہ کیا اور ان پر ان کے رب کی

---

(١) التحرير والتنوير : ٣/٢٣٥.
(٢) آل عمران : ٣٧.
(٣) آل عمران : ٤٢ .

خصوصی عنایت اور فضل وکرم کا معائنہ کیا تو حضرت زَکَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَام بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنے بڑھاپے میں اپنے لئے اپنے رب سے نیک اولاد کی دعا کی[1] پس خالق ومالک جَلَّ جَلَالُهُ نے ان کی دعا قبول فرمالی اور ان کو حضرت يَحيى جیسے لائق وفائق بیٹے کی بشارت دی اور ان کی پاکیزہ صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا (سَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ)[2]. وہ پیشوا ہوں گے اور اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے مکمل طور پر روکنے والے ہوں گے اور نبی ہوں گے اور نیک لوگوں میں سے ہوں گے، جہاں تک سیدہ مریم عَلَيْهَا السَّلَام کا سوال ہے تو باری تعالی نے ان کو حضرت عیسی عَلَيْهِ السَّلَام جیسا مثالی اور منفرد بیٹا عطا کیا جو ایک معجزہ، اللہ کی ایک نشانی اور اللہ کے نبی تھے، یااللہ یا کریم ہم کو بھی مضبوط اور متحد خاندان اور نیک وصالح اولاد عطا فرما ہم سب کو اپنی اطاعت وعبادت کی توفیق عطا فرما اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرما*** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[3].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) تفسير البغوي : ٢/٣٣.
(٢) آل عمران : ٣٩.
(٣) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَنْعَمَ عَلَى النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالصَّالِحِينَ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَكُونَ بِهِمْ مُقْتَدِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! یہ حضرت عمران کی آل اولاد اور انکی فیملی کا قصہ ہے آل عمران نے اپنے رب پر ایمان قبول کیا اللہ جَلَّجَلَالُہٗ کی اطاعت کا حددرجہ اہتمام کیا بہت ہی عمدہ طریقے سے اس کی عبادت کی خاندان کے اتحاد واتفاق کی شدید رغبت رکھی اور اپنے بچوں کی تربیت کی بھرپور کوشش کی پس اللہ تعالیٰ اپنی عنایت ورحمت سے ان کا کارساز بن گیا اور اپنے مزید فضل وکرم سے ان کو خصوصیت عطا کیا پس اس پاکیزہ خاندان کا نفع عام ہوگیا اس کا اثر دراز ہوگیا اس کی نیکنامی اور شہرت پھیل گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو دنیا والوں کا قدوہ اور ہدایت یافتہ لوگوں کا اُسوہ بنادیا خیر ونیکی میں ان حضرات کی باہمی کیفیت یہ تھی **(ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)**(1). یہ ایسی نسل تھی جس کے افراد (نیکی اور اخلاص) میں ایک دوسرے سے ملتے جُلتے تھے اور اللہ تعالیٰ (ہر ایک کی) سننے والا اور ہر چیز کا علم رکھنے

---

(١) آل عمران : ٣٤.

والاہے پس اگرایک متحد خاندان میں ذمہ داران اور والدین اللہ کے تقویٰ اور اس کی خشیت سے آراستہ ہوتے ہیں تو اس میں ایسے بچے جنم لیتے ہیں جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں اپنے پاکیزہ اخلاق پر ثابت قدم رہتے ہیں اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں صلہ رحمی کرتے ہیں اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور اپنے معاشرے میں خیر اور نفع کو عام کرتے ہیں پس اے بچوں کے ماں باپ !۔ اپنے خاندان کے بارے میں اللہ جَلّ جَلالُہٗ سے ڈرو اپنی فیملی کی مضبوطی اور اس کے اتحاد واتفاق کا اہتمام کرو اور اس کی حفاظت ورعایت کی پوری کوشش کرو اور اپنے بیٹوں اپنے بچوں اور اپنے جگر گوشوں کے بارے میں خاص طور پر اللہ سے ڈرو ان کے ساتھ حسن سلوک کرو اور تعلیم وتربیت کے ذریعے ان پر شفقت وعنایت کرو تاکہ وہ آپ کیلئے معاون ہوں اور اپنے معاشرے کی رفعت وترقی کا ذریعہ اور اپنے وطن کیلئے ایک قیمتی ذخیرہ بن سکیں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِین ہمارے معاشرے کو اسلامی معاشرہ اور ہمارے گھر کو ایمانی گھرانہ بنادے ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات کو خوشگوار بنادے اور اپنے فضل وکرم سے نواز دے ***هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ

اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.